ہے یا اسے وہم ہوا''۔(۲۷)

دوسرا نظریہ اس قول کی تاویل کا ہے۔تمام تفاسیر میں یہ رائے پیش کی گئی ہے کہ یہ سورتیں اس لیے نہ لکھی گئی ہوں گی کہ ہر مسلمان کو بہت اچھی طرح یاد ہوتی ہیں اور ان کے بھولنے کا کوئی خوف نہیں ہوتا۔خود مؤلف کتاب المبانی کی بھی یہی رائے ہے۔(۲۸)

ایک اور نظریہ جو کتاب المبانی ہی میں پایا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ آپؓ نے یہ سورتیں آنحضور سے براہِ راست نہ سنی ہوں گی اس لیے نہ لکھیں۔(۲۹)

ایسا ناممکن تھا کہ کوئی صحابی ہر وقت آپ کے پاس رہے اور ہر آیت خود آنحضورﷺ سے براہِ راست سن کر مصحف میں لکھتا۔حضرت ابن مسعودؓ نے خود آنحضورﷺ سے براہِ راست اخذ کردہ سورتوں کی تعداد ''بضع وسبعین'' بتائی ہے ظاہر ہے کہ انہوں نے باقی سورا اپنے صحابہ کرامؓ ساتھیوں سے ہی حاصل کی ہوں گی۔کتب حوالہ جات سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ حبشہ گئے اور مدینہ بھی آنحضورﷺ سے پہلے چلے گئے اس دوران جو کچھ بھی نازل ہوا آپؓ نے وہ صحابہ کرام سے ہی لیا ہوگا اس لیے یہ رائے قابل قبول نہیں ہے۔

جہاں تک جیفری کا یہ کہنا ہے کہ مصحف ابن مسعودؓ میں یہ تینوں سورتیں نہیں تھیں اس کی تردید اس کے اپنے قول سے ہوجاتی ہے۔وہ خود اعتراف کرتا ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ نے مصحف عثمانی کو تسلیم کیا اور اپنے مصحف سے دستبردار ہوگئے۔مصحف عثمانی میں یہ سورتیں شامل تھیں تو گویا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ان کو قرآن کا جزو تسلیم کرلیا۔

۲۰ھ تک حضرت ابن مسعودؓ مدینہ ہی میں رہے۔اگر ان کا نظریہ واقعی یہی ہوتا جو ان کی طرف منسوب ہے تو حضرت ابوبکر کے جمع القرآن پر ان کو اعتراض ہوتا اور اس موقع پر ہونے والے واقعات کتب حدیث وسیرت میں محفوظ ہوتے۔علاوہ ازیں حضرت عمرؓ جو دین کے معاملہ میں نہایت سخت طبیعت کے مالک تھے مدینہ میں مقیم اپنے ایک ساتھی کے نظریات کو جان نہ سکے اور اگر جانتے تھے تو انہوں نے اس پر کوئی قدم نہ اٹھایا، یہ ممکن نہیں ہے ایک قدم اور آگے چلیں تو کوفہ میں ہزاروں کی

تعداد میں آپؓ کے شاگرد تھے جو آپؓ سے علم حاصل کر کے اس کی نشر واشاعت کر رہے تھے ان میں سے آدھے بھی ایسے نہ نکلے جو یہ بیان کرتے کہ حضرت عبداللہ فاتحہ اور معوذتین کے متعلق کیا نظریہ رکھتے ہیں۔ پس یہ قول آپؓ کی جانب منسوب کرنا کذب بیانی میں آسکتا ہے یا زیادہ سے زیادہ اسے وہم قرار دیا جاسکتا ہے۔

جہاں تک ابن ندیم کے اس قول کا تعلق ہے کہ ''میں نے مصحف ابن مسعودؓ کو دیکھا اور اس میں فاتحہ ومعوذتین نہ تھیں'' تو اس دور میں جبکہ کتب کی حفاظت کے نہ تو وسائل میسر تھے اور نہ ہی کتابت کی طرف زیادہ رجحان تھا ایسے میں کسی کتاب کا پہلا یا آخری صفحہ غائب ہونا کوئی بڑی بات نہیں بہت ممکن ہے کہ جو مصحف ابن ندیم نے دیکھا اس کے ساتھ یہی ہوا ہو۔

مستند کتب سیرت سے ثابت ہے کہ حضرت عثمان غنی کے تیار کردہ مصحف ہی کو حضرت ابن مسعودؓ نے قبول کرلیا تھا لہٰذا مصحف عثمانی پر سب کا اجماع ہوگیا۔

حضرت ابن مسعودؓ کی قراءت متعدد مقامات پر مصحف عثمانی کی قراءات سے بالکل مختلف تھی

جیفری نے تقریباً ایسے ۲۰۵۷ مقامات کی نشاندہی کی ہے جہاں حضرت ابن مسعودؓ نے مصحف عثمانی کے برعکس قرآن پڑھا ہے۔ اسلامی ورثہ تفسیر وحدیث اور کتب لغت سے قریباً ۱۱۰۰ کے لگ بھگ قراءات ایسی ملتی ہیں جہاں مصحف عثمانی سے اختلاف پایا جاتا ہے۔

مثال کے طور پر سورۂ فاتحہ کی اختلافی قراءات پیش کی جارہی ہے۔

الف۔ ﴿ مالک یوم الدین ﴾

روایت ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ مَـالِکِ پڑھا کرتے تھے یعنی مصحف کے مطابق اور بعض روایات سے ثابت ہے کہ آپؓ نے مَلِکِ پڑھا۔(۳۱)

طبری وطبرانی دونوں نے باسناد بیان کیا ہے کہ آپؓ مـــلک ہی پڑھتے تھے۔ طبرانی نے سلسلہ سند علقمہ بن قیس سے ابن مسعودؓ تک اور طبری نے ابن نصر ہمدانی سے ابن مسعود تک بیان کیا ہے۔(۳۲)

ب۔ اسی سورہ کی آیت نمبر ۵ ﴿اھدنا الصراط المستقیم﴾ کے بارے میں روایت ہے کہ ابن مسعود نے اِھْدِنَا کی بجائے أَرْشِدنَا پڑھا۔ (۳۳)

ج۔ آیت نمبر ۶ ﴿صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین﴾

روایت ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ نے اَلَّذِیْنَ کی بجائے مَنْ پڑھا۔ (۳۴)

......صراط من انعمت علیھم عن ابن مسعودؓ۔ (۳۵)

اسی طرح ان سے غَیْرِ کی بجائے غَیْرُ پڑھنا روایت کیا گیا۔ (۳۶)

......روی الخلیل عن ابن کثیر النصب وھی قراءۃ عمر و ابن مسعود۔ (۳۷)

جیفری نے 32 ایسی کتب تفاسیر وغیرہ کا ذکر کیا ہے جن کو اس نے بطور ماخذ استعمال کیا ان میں طبری، بغوی، زمخشری، فراء، ابوحیان، سیوطی، طبرسی، آلوسی، قرطبی، ابن عطیہ، ابن ابی داؤد، ابن جنی، الانباری، رازی، بیضاوی، نسفی، نیشاپوری، المتقی الھندی، خفاجی، الدمیاطی، شوکانی وغیرہ کی تالیفات ہیں۔ کئی کتب ایسی بھی ہیں جن میں قراءات کا اختلاف پایا جاتا ہے لیکن جیفری نے ان کا ذکر نہیں کیا۔ مثلاً تفسیر ابی السعود، تفسیر خازن، زاد المسیر، نثر المرجان، التفسیر الحدیث،.... وغیرہ۔

بیان کردہ اختلاف قراءت کی روایات کا جائزہ لیا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ بیشتر روایات بلاسند نقل کی گئیں ہیں۔ ان تفاسیر کے وجود پذیر ہونے کا وقت عہد صحابہ سے کئی صدیوں کا بُعد رکھتا ہے۔ اس صورتحال میں بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ صحابہ کی جانب منسوب بلاسند روایات کی علمی و تاریخی حیثیت کیا ہے۔ جن روایات کو اسناد کے ساتھ بیان کیا گیا وہ بھی متواتر کی حیثیت نہیں رکھتیں بلکہ آحاد کے زمرہ میں شامل ہیں۔ اور وہ قرآن جو ہم تک بہ تواتر پہنچا ہے اس پر صحابہ کرامؓ کا اجماع ہے۔ اجماع صحابہ کے بعد خبر واحد سے استدلال درست نہیں اور نہ ہی قابل قبول ہے۔ (۳۸) علمائے امت کا اجماع ہے کہ ایسی قراءات جو المصحف کے رسم کے برعکس ہیں ان پر عمل ساقط ہے اور یہ منسوخ ہیں۔ (۳۹) ابومحمد مکی القیسی لکھتے ہیں کہ قراءۃ ابن مسعودؓ منسوخ ہوچکی ہے کیونکہ یہ اجماع صحابہ کے خلاف ہے۔ (۴۰) لہٰذا اس مصحف کی کوئی تاریخی حیثیت نہیں ہے (۴۱) اس بات کو خود

مستشرقین بھی تسلیم کرتے ہیں۔ مزید برآں جیفری خود لکھتا ہے کہ بہت سی قراءات شیعہ حضرات نے حضرت ابن مسعودؓ کی جانب منسوب کیں۔ قلقشندی نے صبح الاعشیٰ میں ایک واقعہ نقل کیا ہے لکھتے ہیں:

''ایک شخص نے جو مسلکاً شیعہ تھا، حلفیہ اقرار کیا کہ میں نے حضرت ابن مسعودؓ کی جانب ایسی قراءات منسوب کر دیں جو مصحف ابن مسعود میں نہ تھیں''۔ (۴۲)

شیعہ حضرات نے آپؓ کی جانب جو قراءات منسوب کیں ان کا ہمیں اندازہ نہیں، دوسری طرف مصحف عثمانی پر صحابہ کرام کا اجماع اس سے قبل کے تمام مصاحف کو از خود کالعدم قرار دیتا ہے۔ لہٰذا اس مصحف کو کسی بھی قیمت پر مصحف عثمانی کے مقابلہ میں صحیح قرار نہیں دیا جا سکتا۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ چند قراءات ایسی ہیں جو تفسیری و تشریحی مقصد کے لیے استعمال ہو سکتی ہیں بہت ممکن ہے آپؓ نے تفسیر قرآن کے ذیل میں جو الفاظ استعمال کیے ان کو قراءات سمجھ کر نقل کر دیا گیا ہو۔ لیکن اس صورت میں ان کی اہمیت صرف تشریح و تفسیر کی ہو گی انہیں مصحف عثمانی کے بالمقابل نسخہ قرآن قرار نہیں دیا جا سکتا۔

اس کے علاوہ جیفری اپنے دعویٰ کی توثیق کے لیے مصحف الامام کی تدوین پر حضرت ابن مسعودؓ کی ناراضگی کو بھی بطور دلیل پیش کرتا ہے۔ متعدد روایات سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ نے اپنے مصحف کو ترک کرنے سے انکار کیا اور صرف مصحف عثمانی کے نافذ ہونے پر اعتراض کیے۔ (۴۲) جیفری نے اس بارے میں اپنی کتاب **Materials** میں جو کچھ لکھا اس کی بنیاد ابن ابی داؤد کی ''کتاب المصاحف'' ہے جس کے نہ تو رواۃ متصل ہیں اور نہ اسناد معتبر ہیں۔ اور یہ بات بہت دلچسپ ہے کہ خود ابن ابی داؤد نے حضرت ابن مسعودؓ کی ناراضی بیان کرنے کے بعد ''رضاء ابن مسعود لجمع عثمان'' کا باقاعدہ عنوان قائم کیا تاہم اس کے ذیل میں ایسی کوئی روایت نہیں لا سکے جس سے وہ واقعتاً حضرت ابن مسعودؓ کی رضامندی کو ظاہر کر سکیں۔ اس کے برعکس تاریخی شواہد موجود ہیں کہ کچھ تذبذب کے بعد حضرت ابن مسعودؓ نے مصحف الامام کو تسلیم کر لیا اور اجماع صحابہ میں شامل ہو گئے۔ (۴۳) اور اپنی قراءات کو مصحف عثمانی کے حق میں واپس لے لیا اور پھر کبھی اس پر اصرار نہیں کیا، جیفری حضرت ابن مسعودؓ کے کسی بھی اعتراض کو سامنے لانے میں کامیاب نہیں ہو سکا

جس میں انہوں نے مصحف الامام کی کسی ایک بھی قراءات کو نبی اکرم ﷺ کی قراءات کے خلاف قرار دیا ہو۔ (۴۴) اور جیفری یہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ بالآخر کوفہ میں مدنی مصحف ہی قبول کرلیا گیا اور پڑھا جانے لگا۔ (۴۵)

جہاں تک تفاسیر میں پائی جانے والی اختلافی قراءات کا تعلق ہے تو یہ محض علمی ورثہ کے طور پر محفوظ اور نقل کی گئیں ہیں۔ ان کو مصحف عثمانی کے بالمقابل صحیح قراءات قرار نہیں دیا جاسکتا۔ مستند کتب سے، جن کو خود جیفری نے بطور حوالہ استعمال کیا، ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عثمان غنی کے تیار کردہ مصحف ہی کو حضرت ابن مسعودؓ نے، ترتیب سور، قراءات یعنی ہر پہلو سے قبول کیا لہٰذا مصحف عثمانی سے مختلف پائے جانے والے مصاحف منسوخ ہیں اور ان کو کسی بھی طرح المصحف الامام کے بالمقابل صحیح قرار نہیں دیا جاسکتا۔

حواشی

1. Ibn al-Arabi, Shajarat al-Kawn, Tr. by Arther Jeffery, p. 5-6

2. M.A. Chaudhary, Orientalism on Varient Readings of the Quran, The Case of Arther Jeffery, P. 170-172

   Abdul Rehman Momin, The Islamic Fundamentalism, v-10/ 40-45

   Journal of Biblical Studies, v/72-89

3. Arther Jeffery, Materials for the History of the Text of The Quran

۴۔ تفصیل کے لیے دیکھیے۔

ابن عبدالبر، الاستیعاب،۳/۱۱۱۔۱۱۳؛ابوالفدا اسماعیل،المختصر فی اخبار البشر،۱/۱۶۷؛ ابی عمر خلیفہ العصفری، کتاب الطبقات،ص۳۳۳؛جوادعلی، المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام،۶/۲۲۳؛ الیعقوبی، تاریخ الیعقوبی،۲/۲۲۹؛ابن ماکولا،الاکمال،۷/۴۰۷؛ابن الاثیر،اسد الغابہ۳/۳۵۶؛ابن الجوزی، صفة الصفوة،۱/۳۹۶۔۳۹۷؛ابن ھشام،السیرة النبویة،۱/۳۳۶؛بخاری،الجامع، باب فضائل القرآن؛مسلم، الجامع الصحیح، باب مناقب ابن مسعود؛ترمذی،الجامع۵/۶۷۳؛قاضی عیاض،اکمال المعلم بفوائدالمسلم،۷/۴۸۶؛ابن سعد، الطبقات،۳/۸۲؛ ابن حنبل، المسند،۵/۶۵۲؛ابن ابی شیبہ، المصنف،۶/۳۸۶؛الجزری،غایة النھایة فی طبقات القراء،۱/۴۵۸۔۴۵۹؛نووی، تھذیب الاسماء واللغات،۱/۲۷۰؛ابن حزم،جوامع السیرة،ص۶۵؛ابن حجر، تھذیب التھذیب،۶/۲۷؛خطیب بغدادی، تاریخ بغداد،۱/۱۴۸؛واقدی، کتاب المغازی،۱/۹۰۔۹۱؛مناع خلیل القطان، مباحث فی علوم القرآن،ص۱۸۸ ابن تغری بردی، النجوم الزاھرة فی ملوک مصر والقاھرة،۱/۷۵وبعد؛وکیع،اخبار القضاة،ص۱۸۹؛ خدیجہ احمد مفتی،نحو القراء الکوفیین،ص۳۰۔۳۱

۵۔ بخاری،الجامع،۴/۱۹۰۷

۶۔ ابن ابی داؤد، کتاب المصاحف،ص۱۰

۷۔ ایضاً، ص ۵۔۶

۸۔ ایم اے چوہدری، Orientalism، ص ۱۸۳۔۱۸۴؛ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: ابن ابی داؤد، کتاب المصاحف، ص ۱۰

۹۔ ابن عبدالبر، جامع بیان العلم و فضله، ؛ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، مضمون قرآن ؛ ذھبی، معرفة القراء الکبار، ۱/۳۳ ؛ محمد عزة دروزہ، التفسیر الحدیث، ۷/۱۵۵

۱۰۔ بخاری، الجامع، ۴/۱۹۱۱

۱۱۔ العینی، عمدة القاری، ۱۰/۲۰۔۲۳

۱۲۔ بخاری، الجامع، ۴/۱۹۱۱۔۱۹۱۲

۱۳۔ ابن ندیم، الفھرست، ص ۳۹

۱۴۔ السیوطی، الاتقان، ۱/۶۴

۱۵۔ جیفری، Materials، ص ۲۳

۱۶۔ ایضاً

۱۷۔ ایضاً، ص ۱۵

۱۸۔ جیفری، A Varient Text of the Fatiha در ۷۹: ۱۵۸۔۱۵۹ The Muslim world،

۱۹۔ جیفری، Materials، ص ۲۳

۲۰۔ بیل, Introduction to Quran، ص ۴۱؛ Bell's, Introduction to Quran, M. Watt، ص ۴۶

۲۱۔ قرآن، در Ency. Of Islam،

۲۲۔ بخاری، الجامع، ۴/۱۹۵۵

۲۳۔ العینی، عمدة القاری، ۱۰/۱۰۔۱۱

۲۴۔ الشیبانی، المسند، ۶/۱۵۴

۲۵۔ سیوطی، الدر المنثور، ۱/۱۹

۲۶۔ ابن حزم، المحلی، ۱/۱۳؛ ابن قتیبہ، تاویل مشکل القرآن، ص ۲۵؛ احمد علی امام، Varient Reading of the Quran، ص ۱۸

۲۷۔ الکوثری، مقالات الکوثری، ص ۱۶؛ ابن قتیبہ، تاویل مشکل الحدیث، ص ۲۰؛ الزیلعی، نصب

الرایة،۱/۳۰۸

۲۸۔ جیفری، مقدمتان فی علوم القرآن،ص۹۷

۲۹۔ ایضاً،ص۹۶

۳۰۔ جیفری، Materials،ص۲۵

۳۱۔ الطبرانی،المعجم الکبیر،۱۰/۹۵؛ طبری،جامع البیان،۱/۱۵۶

۳۲۔ جیفری،Materials،ص۲۵

۳۳۔ الزمخشری،الکشاف،۱/۱۵؛ القیسی،الابانۃ،ص۹۵

۳۴۔ جیفری،Materials،ص۲۵

۳۵۔ ابن خالویہ،المختصر فی شواذ القرآن،ص۱۱؛ابن الجوزی، زاد المسیر،۱/۱۶

۳۶۔ جیفری،Materials،ص۲۵

۳۷۔ ابوحیان،البحر المحیط،۱/۲۰ : القیسی،الابانۃ،ص۴۳

۳۸۔ الکنوی، ظفر الامانی،ص۶۷

۳۹۔ ابوشامۃ، المرشدالوجیز،ص۱۵۳۔۱۵۴

۴۰۔ القیسی،الابانۃ،ص۴۳

۴۱۔ جان برٹن،The Collection of the Quran،ص۲۱

۴۲۔ القلقشندی، صبح الاعشیٰ،۲/۲۲۴

۴۳۔ ابن حنبل،المسند،۱/۲۸۳؛ابن ابی داؤد، کتاب المصاحف،ص۱۳؛ مسلم،الجامع،۲/۱۹۱۲؛ احمد مختاروعبدالعال، معجم القراءات القرآنیہ،۱/۳۷؛ الموصلی، مسند ابی یعلی،۵/۴۱؛ ترمذی، الجامع،۵/۹۰۔۱۹۲ابونعیم، حلیة الاولیاء،۱/۲۶۹

۴۴۔ الزرقانی،مناهل العرفان،۱/۲۵۴

۴۵۔ ایم اے چوہدری،Orientalism،ص۱۷۸

۴۶۔ جیفری،The Koran as Scripture،ص۹۶

مصادر ومراجع

۱. ابن ابی داؤد، عبداللہ بن سلیمان ، کتاب المصاحف، المطبعة الرحمانیه ، مصر ، ۱۹۳۶ء

۲. ابن ابی شیبه، ابی بکر عبداللہ بن محمد، الکتب المصنف فی الاحادیث والآثار، دارالکتب العلمیة بیروت،س ن

۳. ابن الاثیر، عزالدین ابی الکرم محمد، الکامل فی التاریخ، دارالکتاب العربی، بیروت، الطبعة الثانی، ۱۹۹۹ء

۴. ایضاً، اسد الغابة فی معرفة الصحابة، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۳۷۷ھ

۵. ابن تغری بردی جمال الدین یوسف، النجوم الزاهرة فی ملوک مصر والقاهرة، وزارة الثقافة والارشاد المصریة، ۱۹۶۳ء

۶. ابن الجوزی ، عبدالرحمن بن علی بن محمد، المنتظم فی تاریخ الامم والملوک، دارالکتب العلمیة، بیروت، طبع اول ، ۱۹۹۲ء

۷. ایضاً، صفة الصفوة ، دارالمعرفة بیروت، طبع دوم، ۱۹۷۹ء

۸. ایضاً، زاد المسیر، دارالکتب العلمیة، بیروت، ۱۹۹۴ء

۹. ابن حجر ، شهاب الدین احمد بن علی ، تهذیب التهذیب، دارالکتب العلمیة، بیروت ، طبع اول ، ۱۹۹۴ء

۱۰. ایضاً، الاصابه فی تمییز الصحابة، مکتبه المثنی بغداد، طبع اول ، ۱۳۲۸ھ

۱۱. ابن حزم، محمد بن علی بن احمد، المحلی، دارالجیل، بیروت، س ن

۱۲. ایضاً، جوامع السیرة ، دارالنشر الکتب الاسلامیة السعودیة ، س ن

۱۳. ابن خالویه حسین بن احمد، المختصر فی شواذ القرآن ، المطبعة الرحمانیه مصر ، ۱۹۳۴ء

۱۴. ابن سعد محمد، الطبقات الکبری، داراحیاء التراث العربی، بیروت، طبع اول ، ۱۹۹۶ء

١٥. ابن عبدالبر ابوعمر یوسف، جامع بیان العلم وفضله، المطبعة المنیریه

١٦. ایضاً، الاستیعاب فی معرفة الاصحاب، مکتبه دار الباز، ١٩٩٥ء

١٧. ابن قتیبه، ابی محمد عبدالله بن مسلم، تاویل مشکل القرآن، دارالفکر، بیروت، ١٩٨٥ء

١٨. ابن قتیبه، تاویل مشکل الحدیث، دارالفکر، بیروت، ١٩٩٥ء

١٩. ابن ماکولا، الاکمال، بیروت، س ن

٢٠. ابن ندیم، محمد بن اسحاق، الفهرست، دارالمعرفة، بیروت، س ن

٢١. ابن هشام، السیرة النبویة، داراحیاء التراث العربی، بیروت، س ن

٢٢. ابوحیان الاندلسی محمد بن یوسف، البحر المحیط فی التفسیر، دار الفکر، بیروت ١٩٩٢ء

٢٣. ابو شامة عبدالرحمن بن اسماعیل، المرشد الوجیز الی علوم تتعلق بالکتاب العزیز، دارصادر بیروت، ١٩٧٥ء

٢٤. ابو الفداء عماد الدین اسماعیل، المختصر فی اخبار البشر، دارالمعرفة، بیروت، س ن

٢٥. ابی الفضائل عیاض بن موسی، اکمال المعلم بفوائد المسلم، دارالوفاء، بیروت، ١٩٩٨ء

٢٦. ابوالفضل، محمد بن علی، التاریخ المنصوری، ماسکو، ١٩٦٣ء

٢٧. ابو نعیم، احمد بن عبدالله، حلیة الاولیاء وطبقات الاصفیاء، دارالکتب العربی، طبع دوم، ١٩٦٧ء

٢٨. ابو یعلی الموصلی، احمد بن علی، مسند ابی یعلی الموصلی، مؤسسة علوم القرآن بیروت، ١٩٨٨ء

٢٩. احمد مختارعمرو عبدالعال، معجم القراءات القرآنیه، انتشارات اسوه، ایران، ١٩٩١ء

٣٠. بخاری، ابوعبدالله محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، دارابن کثیر، بیروت، طبع چہارم، ١٩٩٠ء

۳۱. ترمذی، محمد بن عیسی بن سورہ، الجامع، دارعمران، بیروت، س ن

۳۲. جواد علی، المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام، مکتبة النهضة بغداد، طبع سوم ۱۹۸۰ء

۳۳. الجزری، شمس الدین محمد، غایة النهایة فی طبقات القراء، مکتبة الخانجی، مصر، ۱۹۳۲ء

۳۴. خدیجه احمد مفتی، نحو القراء الکوفیین، الفیصلیة مکة المکرمة، طبع اول ۱۹۸۵ء

۳۵. خطیب بغدادی، ابی بکر احمد بن علی، تاریخ بغداد، مکتبة السلفیة، مدینه، س ن

۳۶. الذهبی شمس الدین محمد بن احمد، معرفة القراء الکبار علی طبقات والاعصار، موسسة الرسالة، بیروت، طبع دوم، ۱۹۸۸ء

۳۷. ایضاً، العبر فی خبر من غبر، دارالکتب العلمیة بیروت، ۱۳۴۷ھ

۳۸. الزرقانی محمد عبدالعظیم، مناهل العرفان فی علوم القرآن، داراحیاء التراث العربی، بیروت، س ن

۳۹. الزرکلی، خیر الدین، الاعلام، درالعلم للملایین، بیروت، طبع ثانی، ۱۹۹۷ء

۴۰. الزمخشری، محمود بن عمر، الکشاف، دارالکتب العربی، س ن

۴۱. الزیلعی جمال الدین عبدالله بن یوسف، نصب الرایة لاحادیث الهدایة، دارالنشر الکتب الاسلامیة، لاهور، س ن

۴۲. السیوطی جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر، الاتقان فی علوم القرآن، سهیل اکیڈمی، لاهور، طبع سوم ۱۹۸۷ء

۴۳. السیوطی، الدر المنثور فی تفسیر المأثور، دارالکتب العلمیة، بیروت، س ن

۴۴. الشیبانی، احمد بن حنبل، المسند، مکتبه دارالباز مکه، ۱۹۹۳ء

۴۵. الطبرانی، ابی القاسم سلیمان بن احمد، المعجم الکبیر، عراق، ۱۹۸۲ء

۴۶. الطبری، ابوجعفر محمد بن جریر، جامع البیان عن تاویل آی القرآن، دارالفکر بیروت

۴۷. العصفری ابی عمرو خلیفه بن خیاط، کتاب الطبقات، دار طیبة، ریاض، طبع ثانی، ۱۹۸۲ء

۴۸. العینی بدر الدین، عمدۃ القاری، دار الفکر بیروت، س ن

۴۹. القلقشندی ، احمد بن علی ، صبح الاعشیٰ فی کتابۃ الانشاء، دار الکتب المصریۃ، قاھرہ، ۱۹۲۰ء

۵۰. الکنوی ابو الحسنات محمد بن عبدالحی، ظفر الامانی فی مختصر الجرجانی، بیروت، طبع دوم ، ۱۹۹۷ء

۵۱. الکوثری ، محمد زاھد، مقالات الکوثری، ایچ ایم سعید کمپنی ، کراچی پاکستان

۵۲. المکی ابی محمد بن ابی طالب، الابانۃ عن معانی القراءات ،

۵۳. النووی، شرف الدین، تھذیب الاسماء واللغات

۵۴. الواقدی، محمد بن محمد، کتاب المغازی ، مطبعۃ جامعہ آکسفورڈ ، ۱۹۶۸ء

۵۵. محمد حسین ذھبی، التفسیر والمفسرون

۵۶. محمد عزۃ دروزۃ ، التفسیر الحدیث ، عیسیٰ البابی الحلبی وشرکاء، مصر، ۱۹۶۲ء

۵۷. مسلم بن حجاج ، الجامع الصحیح ، داراحیاء التراث العربی، بیروت، س ن

۵۸. مناع القطان ، مباحث فی علوم القرآن ، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، طبع ۲۲ ، ۱۹۸۷ء

۵۹. وکیع محمد، اخبار القضاۃ ، بیروت، س ن

60. Ahmed Ali Imam, Vareint Readings of the International Institute of Islamic Thoght, Herndon vergenia. 1998

61. Arthur Jeffery, The Materials for History of the Text of Quran , E.J. Brill 1937

62. Ibid, The Koran as Scripture, New Yourk 1952

63. Encyclopaedia of Islam, Leiden, E.J. Brill, 1936

64. Bell Richarad, Introduction to Quran, Univ. Press Edinburgh, 1953

65. Ibn al-Arbi, Shajarat al Kawn, Tr. by Arthur Jeffery, Aziz

Publishers, Lhr. 1980

66. M. Watt, Bell's Introduction to Quran, Edinburgh Univ. Press, 1990

67. The American Journal of Islamic Social Sciences, 1995

68. Hamdard Islamicus, 1987

69. Journal of biblical Studies, 1960

70. The Muslim World, 1939

❁ ❁ ❁ ❁

مولانا ابوالحسن علی ندویؒ نے فرمایا:

''انسان کا اپنے رب کے ساتھ تعلق محض قانونی اور عقلی رشتہ نہیں کہ جس کا دائرہ صرف واجبات ادا کرنے، احکام کی تعمیل کرنے، ٹیکس دینے اور اس کے بدلے کچھ حقوق حاصل کرنے تک محدود ہو۔ بلکہ یہ محبت اور پاکیزہ جذبات کا بھی رشتہ ہے۔ یہ ایک ایسا رشتہ ہے جس پر ذوق وشوق اور عشق وقربانی کا اور دلسوزی و بے قراری کا غلبہ ہونا چاہیے اور یہ عنصر اس رشتہ میں اس طرح جاری وساری رہنا چاہیے کہ کوئی عمل اس کے اثر سے خالی نہ رہنے پائے''۔

مصحف عبداللہ بن مسعودؓ

آرتھر جیفری کے نقطہ نگاہ کا ناقدانہ جائزہ

حفصہ نسرین

صدیوں پر محیط مستشرقین کی مشترکہ مساعی کے نتیجے میں تیار ہونے والے علمی ذخیرے کو کھنگالنے پر صرف ایک ہی بات سامنے آتی ہے اور وہ ہے مستشرقین کی اسلام دشمنی چنانچہ انہوں نے بھرپور کوشش کی ہے کہ اسلام کو غیر الہامی، انسان کا وضع کردہ مذہب ثابت کرنے میں کامیاب ہوسکیں۔ لہٰذا انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس پر دیگر بہت سے اعتراضات کرنے کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کو غیر منزل من اللہ اور آنجناب ﷺ کی ذاتی تصنیف ثابت کرنے کی بھرپور کوشش کی اور قرآن کو اپنی تحقیق کا خاص موضوع بنایا۔ اس حوالہ سے ممتاز ترین مستشرقین واٹ (Watt)، جے ڈی پیئرسن (J.D. Pearson)، آر بیل (R. Bell)، جان برٹن (J. Burton) اور اے جیفری (A. Jeffery) ہیں۔

عصر حاضر میں قرآن کریم اور متعلقہ علوم پر دسترس کے حوالے سے جس مستشرق کو معتبر گردانا جاتا ہے وہ آسٹریلوی نژاد امریکی مستشرق آرتھر جیفری (۱۸۹۳ء۔۱۹۵۹ء) ہے (۱)۔ یہ مستشرقین کے اس طبقہ سے تعلق رکھتا ہے جنہوں نے نوآبادیاتی دور کے بعد زبان و بیان کے اسرار و رموز اور لسانیاتی مباحث کو اپنا موضوع بنایا قرآن کے دیگر پہلوؤں پر کام کرنے کے ساتھ اس نے قراءات پر بھی کام کیا۔ اس فن پر اس کی کتاب **Materials For the Histroy of the Text of the Qur'an** ہے۔ جیفری نے اسے ابن ابی داؤد (م ۳۱۶ھ) کی کتاب المصاحف کے ساتھ شائع

کیا جو اصل میں اس کی کتاب کی بنیاد ہے۔ جیفری نے علوم القرآن سے متعلق متعدد مضامین کے ساتھ قرآن کی زبان، تدوین قرآن، قرآن کے یہودی وعیسائی مآخذ جیسے موضوعات پر بھی خامہ فرسائی کی چند سورتوں کے تراجم بھی کیے اور سورتوں کی ترتیب نو متعارف کروائی تا کہ نبی اکرم ﷺ کی سوچ میں ارتقاء کو ثابت کر سکے۔(۲)

نص قرآن کے حوالے سے جیفری کا بنیادی اعتراض یہ ہے کہ اس کا متن متعین نہ تھا۔ اس کے ثبوت میں ان کی دلیل یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کے پاس اپنے اپنے ذاتی مصاحف موجود تھے جو ایک دوسرے سے مختلف تھے۔ اس نے اپنے دعویٰ کی توثیق کے لیے ۱۵ صحابہ اور ۱۳ تابعین کے ذاتی مصاحف "The Materials" میں پیش کیے ہیں۔(۳)

جیفری کے پیش کردہ مصاحف میں پہلا اور بنیادی مصحف حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا ہے۔ جیفری نے آپ ﷺ کی جانب منسوب مصحف میں ۲۰۵۷ ایسے مقامات کی نشاندہی کی ہے جہاں حضرت ابن مسعودؓ کی قراءت مصحف عثمانی کی قراءت سے مختلف ہے اور جیفری کے مطابق دیگر مصاحف کی بنیاد یہی مصحف ہے۔ The Materials آج کل نص قرآن کے حوالہ سے بہت اہم کتاب تصور کی جاتی ہے۔ Ency. of Islam میں قرآن پر لکھا گیا مقالہ اسی کتاب کو بنیاد کر لکھا گیا ہے۔ حال ہی میں منظر عام پر آنے والے Ency. of Quran کی بنیاد بھی یہی کتاب ہے۔ ہر موقع پر مصحف ابن مسعودؓ اور اس میں پائے جانے والے اختلافات کو ضرور زیر بحث لایا جاتا ہے اور اس سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے اتنے قریبی ساتھی کا ذاتی مصحف آپ ﷺ کے مصحف سے مختلف تھا تو یہ طے شدہ امر ہے کہ قرآن کریم منزل من اللہ نہیں تھا تب ہی اس میں اتنے اختلافات پائے جاتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جن کو السابقون الاولون میں چھٹے نمبر پر ہونے کا شرف حاصل ہے، آپ ﷺ کے بہت قریبی، معتبر اور جانثار صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ آپؓ کو نبی اکرم ﷺ کے ''صاحب السر والسواد'' کے لقب سے پکارا جاتا۔ اس ہمہ وقتی رفاقت اور علوم قرآن سے

بے انتہا شغف کے سبب آپؓ نے علوم القرآن میں خاص مقام پایا۔ آپؓ نے براہِ راست نبی اکرم ﷺ سے ستر سے زائد سورتیں سیکھیں جو کچھ آپ سیکھتے اسے لکھ لیتے۔ یوں آپؓ کے پاس اپنا ذاتی مصحف (نسخہ قرآن) تھا۔ (۴) آپؓ کو اپنے اس مصحف سے بہت محبت اور جذباتی وابستگی تھی۔ قرآن کریم سے آپؓ کے بے انتہا شغف و محبت کو دیکھتے ہوئے آپؓ کے پاس ذاتی نسخہ قرآن کی موجودگی اچنبھے کی بات نہیں لیکن جیفری نے اسے ایک اور ہی انداز میں پیش کیا ہے۔ آپؓ کے ذاتی نسخہ کو جسے ہم نقل قرآن کہہ سکتے ہیں مقابل مسودہ بنا کر پیش کیا اور محض لہجاتی فرق کی بنا پر وقوع پذیر ہونے والے اختلاف قراءات کو متن قرآن کا تضاد قرار دیا۔ ذیل میں مصحف ابن مسعودؓ کے حوالہ سے جیفری کے اعتراضات کا اجمالی جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔

مصحف ابن مسعودؓ

بعثت نبوی ﷺ کے ابتدائی عہد ہی سے آپ ﷺ کے ساتھ شب و روز گزارنے والے صحابہ کرامؓ نے وحی کو جمع کرنا شروع کر دیا تھا۔ احادیث میں اس عمل کو **جمع القرآن** کا نام دیا گیا ہے۔ امام بخاریؒ نے جمع القرآن کے عنوان سے مکمل باب قائم کیا ہے۔ (۵)

ابن ابی داؤد کتاب المصاحف میں لکھتے ہیں:

"(حضرت علیؓ کے جمع القرآن کے متعلق)...... یہاں تک کہ میں قرآن جمع کرلوں یعنی حفظ مکمل کرلوں اور جو قرآن حفظ کرے اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے قرآن جمع کرلیا"۔ (۶)

مستشرقین کے ہاں یہ رائے قابل قبول نہیں ہے۔ جیفری **کتاب المصاحف** کے مقدمہ میں لکھتا ہے:

"کئی صحابہ سے مروی ہے کہ انہوں نے مصحف کی صورت میں قرآن جمع کیا انہی میں عبداللہ بن مسعودؓ بھی ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جمع سے مراد حفظ ہے لیکن ہم اس رائے کو تسلیم نہیں کرتے کیونکہ حضرت علیؓ نے جو کچھ جمع کیا تھا وہ اسے اونٹنی پر لاد کر لائے

تھے.... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے عراق میں حضرت عثمانؓ کے عامل کو اپنا قرآن پیش کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو کچھ جمع کیا گیا تھا وہ مصاحف کی شکل میں لکھا ہوا تھا.... اہل کوفہ نے حضرت ابن مسعودؓ کے مصحف پر اتفاق کیا''۔(۷)

ابن ابی داؤد کے مطابق حضرت ابو بکر صدیقؓ پہلے خلیفہ ہیں جنہیں قرآن کی جمع و تدوین کا شرف حاصل ہوا۔ ابن ابی داؤد نے ان صحابہ کے ناموں کا بھی ذکر کیا ہے جن کو جیفری نے مقابل نسخہ جات کا حامل بنا کر پیش کیا ہے۔ حالانکہ ابن ابی داؤد نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ ان اصحاب کے پاس تحریری شکل میں الگ الگ قرآن کے نسخے تھے۔ ابن ابی داؤد صحابہ کرامؓ کے اختلاف قراءت کو الگ الگ مصحف شمار کرتے ہیں۔ تاہم انہوں نے واضح الفاظ میں کہا ہے کہ جو کوئی قرآن حفظ کر لے اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے قرآن جمع کر لیا۔(۸) اس کے باوجود جیفری ابن ابی داؤد کے بیان کردہ ان نتائج کو نظر انداز کرتا ہے جبکہ اسی کتاب میں موجود اختلافی قراءات کو من و عن تسلیم کر لیتا ہے اور اس بات پر مصر ہے کہ صحابہ کرامؓ کے پاس اپنے اپنے مختلف قرآن موجود تھے۔

کتب حدیث میں موجود سرمایہ اس حقیقت کی نشاندہی کرتا ہے کہ قرآن کریم ابتداء ہی سے ضبط تحریر میں لایا جاتا تھا۔ حفظ بھی ''جمع'' کا ایک حصہ تھا جو مکتوب مصحف کی تائید و تصدیق کے لیے پیش کیا جاتا تھا۔ کتابت وحی کا کام کسی ایک صحابی کے ذمے نہ تھا بلکہ مختلف صحابہ آپ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر اسے لکھا کرتے تھے۔ لہٰذا صحابہ کے یہ انفرادی مصاحف کسی مخصوص شکل میں مرتب و مدون نہیں تھے۔ بلکہ ان میں اختلاف بھی پایا جاتا تھا لیکن سُوَر کی ترتیب میں جو صحابی جتنی سورتیں جس ترتیب سے آپ ﷺ سے اخذ کرتے اسی کے مطابق اپنے مصحف میں درج کر لیتے۔

جامعین قرآن صحابہ میں سے ایک حضرت عبداللہ بن مسعودؓ تھے جنہوں نے عہدِ نبوی میں ہی قرآن جمع کر لیا تھا۔ ابن عبدالبر نے ''جامع بیان العلم و فضلہ'' میں معن کی روایت نقل کی ہے۔ کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ نے ایک کتاب نکالی اور قسم کھا کر کہا کہ یہ میرے والد کے ہاتھوں لکھی ہوئی ہے۔(۹) گویا حضرت ابن مسعودؓ لکھا کرتے تھے اور آپؓ کے پاس آپ کا ذاتی نسخہ

قرآن موجود تھا، یہ فطری امر ہے۔ آپؓ کے قبول اسلام کا باعث بننے کے واقعہ ہی سے آپؓ کی علمی جستجو ظاہر ہوتی ہے یہ اچنبھے کی بات نہیں ہے کہ انہوں نے لکھنا سیکھا ہوگا اور اپنا مصحف لکھا ہوگا۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں:

''شفیق سے مروی ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا میں ان دو مماثل سورتوں کو جانتا ہوں جنہیں نبی اکرم ﷺ ہر رکعت میں پڑھا کرتے تھے۔ پھر حضرت ابن مسعودؓ کھڑے ہوگئے اور چلے گئے۔ علقمہ بھی اندر گئے جب نکلے تو ہم نے ان سے ان سورتوں کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ مفصلات کی ابتدائی بیس سورتیں ہیں اور ان میں آخر والی ''حٰم'' سورتیں اور سورۂ ''عم یتسألون''۔ (۱۰)

اس حدیث کے عربی متن میں تألیف ''ابن مسعودؓ'' کے الفاظ موجود ہیں۔ اسی حدیث کی شرح میں علامہ بدرالدین العینیؒ لکھتے ہیں:

''.... اس میں دلیل موجود ہے کہ مصحف ابن مسعودؓ کی تألیف مصحف عثمانی کی تألیف سے مختلف تھی۔ اس میں اول فاتحہ، پھر البقرۃ، النساء اور اس کے بعد آل عمران تھی.... اور ابن مسعودؓ سے منقول ہے کہ اول مفصل سورہ الجاثیہ ہے اور ابن مسعودؓ کے مصحف کی ترتیب سے مختلف تھی''۔ (۱۱)

امام بخاری کی بیان کردہ ایک اور حدیث جو یوسف بن ماھک سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس موجود تھا ایک عراقی آیا اور اس نے عرض کیا اے ام المؤمنین! اپنا مصحف دکھایئے۔ آپؓ نے فرمایا کیوں؟ تو اس نے کہا تا کہ میں بھی قرآن مجید اسی ترتیب کے مطابق پڑھوں کیونکہ لوگ بغیر ترتیب کے پڑھتے ہیں تو آپؓ نے فرمایا آیات کے آگے پیچھے پڑھنے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ پھر آپ نے اسے اپنا مصحف دکھایا اور اس نے اسی کے مطابق اپنے مصحف کے سور کی ترتیب درست کرلی۔ (۱۲)

ان روایات سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ مصحف ابن مسعودؓ میں ترتیب سور مصحف عثمانی کی

ترتیب سے مختلف تھی اور اہل عراق مصحف ابن مسعودؓ پڑھا کرتے تھے۔

مصحف ابن مسعودؓ میں تعداد سور پر مستشرقین کے اعتراضات

حضرت ابن مسعودؓ کے مصحف میں سور کی تعداد اور ترتیب مصحف عثمانی سے مختلف تھی۔ تعداد کے حوالہ سے امہات الکتب میں سے ابن ندیم کی ''الفہرست'' میں جو بیان موجود ہے جیفری نے اسے بطور خاص موضوع بنایا ہے۔ ابن ندیم کے مطابق مصحف ابن مسعود میں سور کی ترتیب اس طرح ہے۔

''فضل بن شاذان کہتے ہیں میں نے مصحف عبداللہ بن مسعودؓ میں سور القرآن کو اس ترتیب پر پایا۔

البقرة ، نساء، ال عمران ، المص ، الانعام ، یونس ، براء ة ، النحل، هود، یوسف، بنی اسرائیل ، الانبیاء ، المؤمنون، الشعراء، الصافات، الاحزاب، القصص، النور، الانفال ، مریم ، العنکبوت، الروم ، یس، الفرقان، الحج، الرعد، سبا، الملئکة، ابراهیم، ص ، الذین کفروا، القمر، الزمر، الحوامیم، المسبحات، حم المؤمن، حم الزخرف، ، السجده، الاحقاف، الجاثیه ، الدخان ، انا فتحنا، الحدید،الحشر، تنزیل، السجدة، ق ، الطلاق، الحجرات، تبارک الذی بیده الملک، التغابن، المنافقون، الجمعة، الحواریون، قل اوحی انا ارسلنانوحا، المجادله، الممتحنه، یایها النبی،لم تحرم ، الرحمن، النجم، الذاریات، الطور، اقتربت الساعة، الحاقة، إذا وقعت، ن والقلم، النازعات، سأل سائل ، المدثر، المزمل، المطففین، عبس، هل أتى الانسان، القیامة، المرسلات، عم یتسألون، اذا الشمس کورت، اذالسماء انفطرت، هل اتاک حدیث الغاشیة، سبح اسم ربک الاعلی، والليل اذا يغشى، الفجر، البروج، انشقت، اقراء باسم ربک، لاأقسم بهذا البلد، والضحی، الم نشرح، والسماء والطارق، والعادیات، أرأیت، القارعة، لم یکن الذین کفروا من اهل الکتاب، الشمس والضحیٰ، والتین، ویل لکل همزة، الفیل ، لا یلاف قریش، التکاثر، انا انزلناه ، والعصر ان الانسان لفی خسر، اذا جاء نصر الله، انا

اعطینک الکوثر، قل یا یھا الکفرون لا اعبدما تعبدون، تبت یدا ابی لھب وتب، قل ھو اللہ ، اسی طرح یہ کل ایک سودس سور ہیں اور ایک اورروایت میں ہے کہ الطور، الذاریات سے پہلے ہے۔(۱۳)

ابن اشتہ (م۳۶۰ھ) نے ''کتاب المصاحف ''لکھی۔اب یہ کتاب ناپید ہے۔لیکن امام سیوطیؒ نے ابن اشتہ کی کتاب سے مصحف ابن مسعودؓ کی فہرست سور'' الاتقان فی علوم القرآن '' میں نقل کی ہے۔ وہ فہرست بھی جیفری کا خصوصی موضوع ہے اور جیفری نے **Materials** میں اسے بھی نقل کیا ہے۔ابن اشتہ کی بیان کردہ سورتوں کی ترتیب اس طرح سے ہے۔

''البقرة ، النساء ، ال عمران، الاعراف ، الانعام، المائدة، یونس، براء ة ، النحل، ھود، یوسف ، الکھف، بنی اسرائیل، الانبیاء ، طه ، المومنون، شعراء، صافات، مثانی میں الاحزاب، الحج، القصص ، طس، نمل، النور، الانفال، مریم ، العنکبوت، الروم، یس، الفرقان، الحجر ، الرعد، سباء ، الملائکة، ابراھیم، ص ، الذین کفروا، لقمان ، الزمر، حوامیم میں حم، المومن، الزخرف، السجده، حم عسق، الاحقاف، الجاثیه، الدخان، الممتحنات،انا فتحنالک، الحشر ، تنزیل السجدة، المنافقون، الجمعة، الصف، قل اوحی، انا ارسلنا، المجادلة ، الواقعة، نازعات، سأل سائل، المدثر ، المزمل، المطففین، عبس، ھل اتی، المرسلات. القیامة، عم یتسالون، اذا الشمس کورت، اذالسماء انفطرت، الغاشیة، سبح ، اللیل، الفجر، البروج ، اذالسماء انشقت، اقراء باسم ربک، البلد، الضحی، الطارق، العادیات، ارایت، القارعة ، لم یکن، الشمس و ضحاھا، التین، ویل لکل ھمزة ، الم ترکیف، لإیلاف قریش، الھاکم، انا انزلنا، اذا زلزلت، العصر ، اذا جاء نصر الله، الکوثر ، قل یا یھا الکافرون، تبت، قل ھو الله، الم نشرح ،اس میں الحمداور معوذتین نہیں ہیں ۔(۱۴)

جیفری کے مطابق ان دونوں فہارس میں سورۂ فاتحہ ومعوذتین کی عدم موجودگی کے علاوہ درج

ذیل اختلاف پایا جاتا ہے۔

پہلی فہرست جو ابن ندیم کے حوالہ سے جیفری نے نقل کی ہے اس میں سورۃ الحجر، الکھف، طہٰ، النمل، الشوریٰ، الزلزلۃ نہیں ہیں۔ جبکہ یہ سورتیں اتقان میں دی گئی فہرست میں موجود ہیں اور خود جیفری کے مطابق ان سورتوں سے متعلقہ معروف قراءات کتب میں پائی جاتی ہیں۔ اس سے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ سورتیں حضرت ابن مسعودؓ کے مصحف میں یقیناً موجود ہوں گی۔ (۱۵) اور یہ کہ فہرست درست طریقے پر نہیں مرتب کی گئی۔

دوسری فہرست جو الاتقان میں ابن اشتہ کے حوالہ سے دی گئی ہے اس میں سورق، الحدید، الحاقۃ، نہیں ہیں ان کی عدم موجودگی کی بھی کوئی دلیل نہیں ہے اس صورت میں جبکہ ان تینوں کی اختلافی قراءات بھی کتب میں موجود ہیں۔ ہم صرف یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ کاتب کی غلطی ہے۔ (۱۶)

اس بحث کے بعد جیفری لکھتا ہے:

''ان فہارس کی بنا پر پورے اعتماد سے کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا۔ یہ بذات خود ایک گواہی ہے کہ یہ فہارس بعد میں مرتب کی گئیں لہٰذا اصل مصحف کی بنیاد ان فہارس پر نہیں رکھی جا سکتی''۔ (۱۷)

یعنی جیفری خود یہ تسلیم کر رہا ہے کہ ان فہارس کو حتمی طور پر حضرت ابن مسعودؓ سے منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ آپؓ کے مصحف کی ترتیب سور کچھ مختلف تھی۔ اس کی شہادت صحیح بخاری کی ایک حدیث سے بھی ملتی ہے۔ لیکن اسے قرآن سے متضاد قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس لیے کہ کسی بھی صحابی کا ہر وقت آنحضورﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر رہنا ممکن نہیں تھا۔ اس صورتحال میں کسی صحابی کے ذاتی مصحف کا کسی دوسرے کے مصحف سے مختلف ہونا کوئی تعجب خیز بات نہیں ہے۔ معتبر روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ نے مصحف عثمانی کی تدوین کے بعد اسے تسلیم کر لیا اور اپنے مصحف سے دستبردار ہو گئے۔ اس مصحف کی ترتیب مختلف تھی یا اس میں کوئی اور اختلاف تھا بھی تو اجماع صحابہ کے بعد وہ مصحف منسوخ ہو گیا اور اب حمزہ، عاصم، کسائی، اور خلف چار قراء جو اپنی قراءات کو حضرت

عبداللہ بن مسعودؓ کی جانب منسوب کرتے ہیں، کی قراءات کے مطابق مصحف ابن مسعودؓ اسی ترتیب کے مطابق مکمل اور ۱۱۴ سورتوں پر مشتمل ہے لہذا قبل از تدوین مصحف عثمانی سے تعلق رکھنے والے مصاحف کی ترتیب ذاتی ہے اور ان کی اب کوئی حیثیت نہیں ہے۔

مصحف ابن مسعودؓ میں سورۂ فاتحہ اور معوذتین شامل نہ تھیں

جیفری کے مطابق حضرت ابن مسعودؓ کے مصحف میں سورۂ فاتحہ (۱۸) اور الفلق والناس نہیں تھیں۔ (۱۹) اس کے ہمنوا دیگر مستشرقین بھی اسی رائے کے حامل ہیں کہ یہ سورتیں قرآن کا حصہ نہیں ہیں۔ چنانچہ Bell اپنی کتاب Introduction to Quran میں لکھتا ہے:

"ابن مسعودؓ نے آخری دو سورتوں کو اپنے مصحف میں شامل نہیں کیا کہ یہ محض دعائیں ہیں۔ ان کو قرآن کا حصہ نہیں سمجھ لینا چاہیے۔ پہلی سورۃ فاتحہ بھی ایک دعا ہے جو کتاب کے بالکل آغاز میں ہے ابن مسعودؓ نے اسے قرآن میں شامل کیا یا نہیں یہ غیر یقینی ہے"۔ (۲۰)

Ency. Of Islam میں Kur'an کے مقالہ نگار J.D. Pearson کی بھی یہی رائے ہے کہ مصحف ابن مسعودؓ مصحف عثمانی سے مختلف تھا۔ اس میں فاتحہ ومعوذتین شامل نہیں تھیں۔ (۲۱)

مصحف ابن مسعودؓ کی ترتیب سور کے علاوہ مندرجہ ذیل روایات کی بنا پر مستشرقین یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعودؓ فاتحہ ومعوذتین کو جزو قرآن نہ سمجھتے تھے۔

۱۔ امام بخاریؒ "کتاب التفسیر" میں معوذات کے ذیل میں لکھتے ہیں:

"...... ذر کہتے ہیں میں نے ابی بن کعبؓ سے پوچھا اے ابا المنذر آپؓ کے بھائی ابن مسعودؓ یہ اور یہ کہتے ہیں (معوذتین کو مصحف میں نہ لکھنے کے متعلق) تو حضرت ابیؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ "مجھے کہا گیا کہو تو میں نے کہا" پھر فرمایا ہم بھی اسی طرح کہتے ہیں جس طرح آپ ﷺ کہا کرتے تھے"۔ (۲۲)

اس حدیث کی شرح میں بدرالدین عینی لکھتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعبؓ سے یہ سوال معوذتین کے بارے میں حضرت ابن مسعودؓ کی رائے سے متعلق کیا گیا تھا''۔(۲۳)

مسند احمد بن حنبل میں عبدالرحمٰن بن یزید سے مروی ہے کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعودؓ اپنے مصحف میں سے معوذتین کو مٹا دیتے اور کہتے کہ یہ دونوں کتاب اللہ میں نہیں ہیں۔ اسی طرح حضرت ابن مسعودؓ کی طرف یہ بات بھی منسوب ہے کہ ان کا خیال تھا کہ یہ محض تعوذ کے طور پر ہیں قرآن کا حصہ نہیں ہیں۔(۲۴)

امام سیوطیؒ لکھتے ہیں ''ابن الانباری محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعودؓ فاتحہ اور معوذتین کو مصحف میں نہ لکھتے تھے۔ جبکہ حضرت عثمانؓ نے مصحف میں ان کو لکھا۔(۲۵)

مندرجہ بالا روایات کا تجزیہ

جہاں تک امام بخاری کی نقل کردہ روایت کا تعلق ہے تو یہ آحاد میں شامل ہے۔ معوذتین کے متعلق حضرت ابن مسعودؓ کا یہ نظریہ تواتر سے ثابت نہیں ہے۔ اس روایت کو محض علمی ورثہ کے طور پر محفوظ رکھا گیا اس کے برعکس چار اہم قراء عاصم، حمزہ، کسائی اور خلف جن کی قراءات پر امت کا اجماع ہے اپنی سند حضرت ابن مسعودؓ تک پہنچاتے ہیں اور اس مصحف میں فاتحہ ومعوذتین کو شامل کرتے ہیں۔

عبدالرحمٰن بن یزید اپنی روایت میں تنہا ہیں اور کسی نے بھی یہ جملہ نقل نہیں کیا لہٰذا یہ روایت شاذ ہونے کی بنا پر متروک ہے۔

حضرت ابن مسعودؓ کی جانب منسوب اس قول سے متعلق علماء کے ہاں دو آراء پائی جاتی ہیں۔

ایک نظریہ یہ ہے کہ آپؓ کی جانب منسوب یہ قول بالکل باطل ہے۔ مثلاً ابن حزم فرماتے ہیں جو کچھ ابن مسعودؓ کی طرف سے روایت کیا گیا ہے کہ معوذتین اور ام القرآن مصحف ابن مسعودؓ میں نہ تھیں، کذب، موضوع اور غلط ہے۔(۲۶)

علامہ زاہد الکوثری فرماتے ہیں:

''جس کسی نے یہ دعویٰ کیا کہ مصحف ابن مسعودؓ میں فاتحہ ومعوذتین شامل نہ تھیں وہ جھوٹا